بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والسلام میں سے آخری نبی ہیں۔ چودہ سو سال سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان متفقہ طور پر دارین میں کامیابی اور ہدایت کامل حاصل کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی شافی نبی سمجھتے ہیں اور قیامت تک نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ ہو گی۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں اور تمام دنیا کے مسلمان اس عقیدہ پر متفق ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی کسی کو بھی نبی ماننے چاہے مسیلمہ کذاب کے نام سے یا اسود عنسی کے نام سے یا غلام احمد قادیانی وغیرہ کے نام سے، وہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کے انکار کے باعث دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں کو خیر خواہی کی دعوت

قادیانیوں کو معلوم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے بھی نبی ہیں اور قادیانی بھی ان کی نبوت سے انکار نہیں کرتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایسے قوی دلائل ہیں کہ کوئی انسان ایسے قوی دلائل کی موجودگی میں کسی غیر کو نبی ماننے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کی بے وقوفی، کم علمی اور کم فہمی کا ثبوت ہے۔

دلیل نمبر 1: قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایسی قوی دلیل ہے کہ ایسا معجزہ

دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے پاس بھی نہیں تھا۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کے معجزات ان کی زندگی میں تھے لیکن قرآن پاک کا یہ معجزہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی تھا، آج بھی ہے اور روز قیامت تک یہ معجزہ رہے گا۔ جھوٹے مدعی نبوت کے پاس کیا ایسا معجزہ مل سکتا ہے کہ جس کے ذریعے سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرے گا؟ ہر گز نہیں مل سکتا۔

سمجھنے کی بات ہے: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء سے لے کر آج تک بہت زور شور سے مقابلہ کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ مشرکین کے نام سے، یہودیت، نصرانیت اور دہریت وغیرہ کی شکلوں میں اور سب کچھ قربان کرتے ہیں۔ عزت، دولت، راحت یہاں تک کہ سروں کا نذرانہ بھی بہت تعداد میں پیش کر چکے لیکن قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے۔ سارا قرآن پاک تو درکنار ایک لفظ میں بھی کوئی کمی بیشی نہیں کر سکا۔ اگر یہ مخالفین قرآن پاک میں تبدیلی کر سکتے جیسے تورات، انجیل میں کی تھی تو دین اسلام کا نظام درہم برہم ہو جاتا اور مخالفین بغیر مشکلات کے کامیاب ہو جاتے اور چودہ سو سال میں دین اسلام کی حالت بگڑ جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کی شکل میں ایسا قوی معجزہ ملا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک چودہ سو سال سے زیادہ کے عرصے میں ایک لفظ میں بھی تغیر نہیں آ سکا اور نہ آ سکتا ہے۔ مخالفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک کتنے زور شور سے ضد و عناد میں لگے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ دار قریش کو 13 سالہ مکی دور میں اسلام اور جنت کی دعوت دی لیکن انہوں نے عناد کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکال دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ اسی عناد اور ضد کی بناء پر قریش مکہ مکرمہ نے جنگ کا ارادہ کیا۔ حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام بدر پر جنگ شروع ہوئی ۔لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت حق والوں کے ساتھ رہتی ہے۔قریش کے ستر سردار مارے گئے اور ستر قیدی مدینہ منورہ لائے گئے۔ مدینہ منورہ میں مخالفین یہود و نصاریٰ ، بنی قریظہ ، بنی نضیر کے نام سے جانے جاتے تھے۔ان میں سے بعض مارے گئے اور بعض علاقہ بدر ہو گئے۔ساری جائیدادیں ہاتھ سے نکل گئیں۔

اس زمانے سے لے کر آج تک سارے کے سارے کفار یہودیت ،نصرانیت ، دہریت یا بت پرستی وغیرہ جس بھی نام سے ہوں دین اسلام کو فتح کرنے کی کوشش میں بھرپور لگے ہوئے ہیں۔مال خرچ کر رہے ہیں اور ہر قسم کی مشکلات برداشت کر رہے ہیں لیکن قرآن پاک کے ایک حرف میں بھی تبدیلی نہیں کر سکے۔اگر وہ قرآن پاک میں تبدیلی کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو دین اسلام آسانی سے فتح کر لیتے اور اتنی مشکلات کو برداشت نہ کرنا پڑتا ،مگر ایسا ممکن نہیں۔پاکستان کی مساجد میں جو قرآن پاک موجود ہیں روس ، امریکہ ، برطانیہ ، جاپان ، سعودی عرب ، مصر ، ترک وغیرہ میں وہی قرآن پاک موجود ہیں۔ایک لفظ میں بھی فرق نہیں ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس قوی دلیل اور معجزے والے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کون آ سکتا ہے۔پھر بھی اگر کسی کو نفس امارہ (سرکش) اور شیطان علیہ اللعنۃ نے گمراہ کیا اور اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں خود نبوت کا دعویٰ کیا یا اور کسی جھوٹے مدعی نبی کو مانا تو وہ شخص سخت مقابلے میں آ گیا۔اب اس شخص کو اپنی بے وقوفی اور بربادی میں شک نہیں کرنا چاہیے۔

سردار کا مقابلہ سردار ،نواب کا مقابلہ نواب ، بادشاہ کا مقابلہ بادشاہ کر سکتا ہے۔غریب لوگ اپنے سے بڑوں کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ سمجھ سے کام لینا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔وہ آدمی اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے سکتا ہے؟ اپنے خالق کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔اپنی آخرت کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ اور ہدایت نصیب فرمائے۔آمین۔

دلیل نمبر 2: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے سے چاند دو ٹکرے ہوگیا اور یہ معجزہ کفار نے طلب کیا تھا۔ دلیل اور معجزہ والی نبوت کے مقابلے میں غلام احمد قادیانی کو کیا حق ہے کہ اپنے آپ کو نبی سمجھے یا لوگوں کو کیا ضرورت اور کیا حق بنتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں غیر نبی کو نبی سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو صحیح عقل اور ایمان نصیب کرے۔ آمین

دلیل نمبر 3: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا چودہ سو سال سے یعنی پہلی صدی سے لے کر آج تک ساری کی ساری دنیا کے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے اور دنیا میں سارے اسلامی ممالک عقیدہ ختم نبوت پر متفق ہیں۔ جو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی اور کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نبی مانتا ہے، وہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نوٹ: قرآن پاک جیسے معجزے والے نبی، چاند کے دو ٹکڑے کرنے والے نبی اور ایسے نبی جن کے بارے میں ساری دنیا میں چودہ سو سال سے متفقہ عقیدہ ختم نبوت ہے کے مقابلے میں جو لوگ غلام احمد قادیانی کے نام والے کو نبی مانتے ہیں انہیں اپنی بے وقوفی، بے عقلی، بربادی اور دنیا و آخرت کی ناکامی میں شک نہیں کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو غلام احمد قادیانی کی نبوت نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے یعنی قادیانیوں نے ساری دنیا کے مسلمان اور سب کے سب اسلامی ممالک پر کفر کا فتویٰ لگایا اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج اور ان سب کو جہنمی سمجھا۔ قادیانی ساری دنیا کے بڑے بڑے علماء کرام و اولیاء عظام، لاکھوں کے حساب سے طلباء کرام، اربوں کے حساب سے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ان کی بے وقوفی، بے عقلی اور دل کے کمپیوٹر میں وائرس داخل ہونے میں کیا شک ہے؟

کون سی ایسی آفت آ پڑی جس نے قادیانیوں کو ایسے سخت مقابلہ کے لئے ، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کیلئے ، جنت سے محرومی کے لئے اور نفس امارہ (سرکش) اور شیطان علیہ اللعنة سے دوستی کیلئے تیار کر دیا۔ یہ بات اگر آج سمجھ میں نہیں آتی تو کل موت کے بعد سمجھ میں آئے گی مگر اس وقت سمجھنا بے فائدہ ہوگا۔ دنیا عمل کا گھر ہے، یہاں جزاء نہیں ہے۔ آخرت جزاء کا گھر ہے اور عمل مفید نہیں ہے۔ قادیانیوں کو سوچنا چاہیے کہ ایسے قوی معجزہ والے نبی کے مقابلے میں غلام احمد قادیانی کی من گھڑت نبوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی جگہ پر مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمہارے لئے کافی نہیں ہے اور یہ اللہ تعالیٰ تک تمہیں نہیں پہنچا سکتی؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات، جنت حاصل کرنے کیلئے ، جہنم سے حفاظت کیلئے ، شیطان علیہ اللعنة اور نفس امارہ (سرکش) کے فریبوں سے نجات کے لئے کافی شافی نہیں ہے؟ غلام احمد قادیانی کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟ غلام احمد قادیانی کی وجہ سے تم اللہ تعالیٰ کو کیوں ناراض کرتے ہو؟ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور دوستی سود مند ہے۔ مگر غلام احمد قادیانی کے ساتھ دوستی سے کیا ملے گا؟ شیطان علیہ اللعنة اور نفس امارہ کی دوستی سے کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی دوستی والا بنا دیں اور نفس اور شیطان کی دوستی سے بچا لیں۔ آمین

دنیاوی مفادات کا چکر

اگر قادیانی یا قادیانیوں کے طریقہ کار کو صحیح سمجھنے والے یہ کہتے ہیں کہ قادیانیت یا اس کے طریقہ کار کو آگے چلانے میں ہمیں بیوی، پیسے، مکان، دکان، کاروبار، روزگار، ملازمت ملتی ہے اور اس لالچ کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں غلام احمد قادیانی پر ایمان بھی لے آئے۔

تو یہ بات غور سے سنو! انسانوں کے لئے دو گھر ہیں۔ ایک دنیا کا گھر اور دوسرا آخرت کا گھر۔ ہر گھر کے لئے اپنی ترتیب ہے۔

دنیا کا گھر: دنیا کے گھر کا نظام اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے اور چلا رہا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق بنایا ہے۔ انسان کے ارادے اور خواہش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ میں ہمیشہ سرمایہ دار رہوں اور کسی وقت بھی محتاج نہ ہوں، ہمیشہ زندہ رہوں، موت نہ آئے، جوان رہوں اور کبھی بڑھاپا نہ آئے، صحت مند رہوں کسی وقت بیماری نہ آئے۔ ہر ایک کی خواہش ہے کہ اپنا مکان ہو، اپنی دوکان ہو، خوبصورت بیوی ہو، خوبصورت بچے ہوں، کارخانے ہوں، بڑی ملازمت ہو، ہمیشہ ایک سا اچھا موسم ہو، کبھی زیادہ گرمی نہ ہو، کبھی زیادہ سردی نہ ہو، کبھی کسی کی محتاجی نہ ہو بلکہ لوگوں کو میری محتاجی ہو وغیرہ وغیرہ لیکن انسان کی خواہشات دنیا میں پوری نہیں ہوسکتیں۔ کوشش تو سب کرتے ہیں مگر سارے انسان سرمایہ دار نہیں ہوتے بلکہ بعض سرمایہ دار اور بعض غریب ہوتے ہیں۔ سب انسان صحت مند نہیں ہیں بلکہ بعض بیمار ہیں۔ سب اپنے مکانوں میں نہیں رہتے بلکہ بعض کرایہ والے مکان میں رہتے ہیں۔ سب کے لئے ملازمت نہیں بلکہ بعض بغیر ملازمت کے ہیں حالانکہ وہ کوشش بھی کرتے ہیں اور بڑی ڈگریاں بھی رکھتے ہیں۔ سب لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسے ہوں اور کوشش بھی کرتے ہیں لیکن سب کا شوق پورا نہیں ہوتا۔ اس ساری تفصیل سے پتہ چلا کہ دنیا کا نظام اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق، مالک، رازق ہے، اپنی حیثیت اور اختیار سے چلا رہا ہے۔ اپنی حکمت کے مطابق بعض کو زیادہ دیتا ہے اگرچہ اُن کی کوشش اتنی زیادہ نہیں ہوتی اور بعض کو کم دیتا ہے اس کے باوجود کہ ان کی محنت زیادہ ہوتی ہے۔ بعض کو بیمار رکھتا ہے اس کے باوجود کہ ان کے پاس علاج کیلئے ہزاروں روپے بھی ہوتے ہیں۔ دوسری طرف بعض کو صحت مند رکھتا ہے اس کے باوجود کہ ان کے پاس علاج کے لئے وسائل نہیں ہوتے۔ کارخانے والا آدمی غریب بن جاتا ہے اور غریب پیسے والا بن جاتا ہے، حالانکہ کوشش دونوں کی ایک جیسی ہوتی ہے بلکہ کارخانے والے کی کوشش زیادہ ہوتی ہے۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ بندوں کے اختیار سے اور اس کی کوشش سے کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ

سب کام بنانے والا ''اللہ، اللہ، اللہ'' ہے۔ آنکھ، کان، زبان، بیوی، بچے، صحت وعافیت، عزت، طاقت، راحت، سکون، پیسے وغیرہ وغیرہ جو انعامات دیئے ہیں ''اللہ، اللہ، اللہ'' نے دیئے ہیں۔ اور کون ہے جو یہ انعامات دے سکتا ہے۔ اللہ کے سوا سب خود محتاج ہیں دوسروں کو کیا دے سکتے ہیں، عقل سے کام لینا چاہیے۔

آخرت کا گھر: آخرت کے گھر کا نظام اللہ تعالیٰ نے بندوں پر چھوڑا ہے، اگر بندہ کلمہ طیبہ پڑھے گا تو پھر جنت ملے گی، اگر کلمہ طیبہ نہیں پڑھے گا تو اس کو جنت نہیں ملے گی۔ یہ دنیا کا نظام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا جیسا کہ تفصیل سے گذر گیا۔ نماز کا پابند ہو، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کو جنت دوں گا اگر اس کے خلاف چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو جہنم ملے گی کیونکہ دنیا دارالعمل ہے۔ آخرت دارالجزاء ہے، یعنی دنیا میں جو عمل ہو اس عمل کا اجر یا سزا آخرت میں ملتی ہے۔ آخرت عمل کی جگہ نہیں۔ دنیا جزا کی جگہ نہیں۔

نوٹ: دنیا کے سارے کے سارے نظام کو ہمارے خالق، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنے اختیار اور مشیت سے چلا رہا ہے۔ بندہ زیادہ کوشش کرتا ہے یا کم وہی ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو جیسا ہم معاشرے میں دیکھ رہے ہیں۔

آخرت کا نظام اللہ تعالیٰ نے بندے پر اور اس کی کوشش پر رکھا ہے۔ نیک کوشش ہوتی ہے تو جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی جو کہ مقصود واعلیٰ ہے ملے گی۔ بری کوشش سے جہنم اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی جو سب سے بڑا عذاب ہے ملے گی۔ یہ دو اصول (دنیا کا اصول اور آخرت کا اصول) آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے پیارے نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہی پیغام ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہی پیغام لائے ہیں۔ قرآن پاک اول سے لے کر آخر تک انہیں اصولوں سے بھرا ہوا ہے۔

ہمیں کون سی کوشش کرنی چاہیے؟

انسان کیلئے دو چیزیں ہیں:

1۔مقصد 2۔ضرورت

1- مقصد: مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق، مالک اور رازق ہیں راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے سے جنت مل جائے اور جہنم سے حفاظت نفس امارہ (سرکش) اور شیطان علیه اللعنة سے حفاظت وغیرہ یہ سارے مقاصد میں سے ہیں اور یہی زندگی کا مقصد ہے۔

2- ضرورت: دنیا کے تقاضے ضرورت ہیں مقصد نہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے لیٹرین مکان میں ضروری ہے مگر یہ ضرورت ہے مقصد نہیں۔ لیٹرین میں اپنی ضرورت پوری کرنے کے مطابق جانا چاہیے۔ وہاں رہائش تو اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ رہائش کیلئے تو کمرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا ضرورت ہے جب پوری ہوگئی یعنی رہنا سہنا، کھانا، پینا، سواری، کپڑے، سنورنا وغیرہ وغیرہ کی ضروریات تھوڑی بہت پوری ہوگئیں تو بس اس پر صبر کرنا چاہیے۔ آگے جو مقصد ہے یعنی آخرت، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر سو فیصد پابندی اختیار کرنا اس پر وقت لگانا چاہیے اور اسی میں مصروف رہنا چاہیے۔ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں ساری دنیا میں پیچھے رہ جائیں گی۔ گاڑی، مکان کاروبار کچھ ساتھ نہیں جائے گا۔ آخرت کیلئے جتنے اعمال ہیں وہ سارے کے سارے انسان کے ساتھ جائیں گے، کوئی عمل پیچھے نہیں رہے گا۔

نوٹ: انسان دنیا کیلئے جائز اسباب اختیار کرسکتا ہے۔ دوکان ہو، ملازمت ہو، زراعت ہو، تجارت ہو کوئی اور کاروبار وغیرہ ہو لیکن دو شرطوں کے ساتھ۔ ایک یہ ہے کہ ایسے اسباب اختیار کرسکتا ہے کہ وہ اسباب ناجائز نہ ہوں کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہو، جیسے قادیانیت کے ذریعے سے

پیسے ڈھونڈنا وغیرہ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا سبب اختیار کرے کہ جس کی وجہ سے نماز نہ چھوٹ جائے یا غلط کام میں نہ پھنسے، اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ٹکر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔ دنیا میں جائز اسباب بہت ہیں، اس کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ دو آنکھیں دے سکتا ہے بغیر پیسے کے کان، ناک، زبان وغیرہ دے سکتا ہے ایسی بیش قیمت نعمتیں دے سکتا ہے کہ دنیا کے سارے خزانے اس کے مقابلے میں کچھ نہیں، تو دو روٹیاں کیا مشکل ہیں؟ وہ بھی دے سکتا ہے آسانی سے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے رزق کے بارے میں کہ موت تک روزگار چلتا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ کو کیوں ناراض کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ آسانی سے رزق کا بندوبست بنا دے اور اپنی نافرمانی سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔ اور اس کیلئے بھی جس نے آمین کہا۔

اللہ کے حکم کے خلاف چلنے میں اللہ کے عذاب کا ڈر ہے

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق، مالک اور رازق ہے، اس کے سوا کوئی خالق، مالک اور رازق نہیں۔ وہی ذات دنیا و آخرت بنانے والی ہے، اس کے علاوہ کوئی دنیا و آخرت بنانے والا نہیں۔ عزت، دولت، راحت، صحت اسی کے ہاتھ میں ہے، اس کے علاوہ کسی کے ہاتھ میں نہیں۔ تو اس ذات کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ غلط عقائد کی وجہ سے، غلط کاموں کی وجہ سے، گناہوں کی وجہ سے یا نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کے حکموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے اگر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا تو دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی عذاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

یعنی: تم کو جو بھی مصیبت آتی ہے، اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔

دنیا کا عذاب

دنیا کا عذاب مختلف شکلوں میں ہوتا ہے۔غربت ہو، بیماری ہو، باپ بیٹے کے درمیان جھگڑے ہوں یا مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو، بلڈ پریشر ،شوگر، یرقان، دل کی بیماری، کینسر، گردے کی بیماری وغیرہ وغیرہ میں انسان مبتلا ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ کبھی کاروباری مصائب کا شکار ہوجاتا ہے۔ ملازمت نہیں ملتی، رزق کا معاملہ بڑی مشکل سے چلتا ہے۔یا سب کچھ ہونے کے باوجود بھائی بھائی سے لڑتا ہے۔ بچے ماں باپ سے لڑتے ہیں۔ بیوی خاوند سے،حکومت رعایا سے، آفیسر ملازم سے لڑتا ہے۔یا سب کچھ ہونے کے باوجود بےسکونی اور بےقراری اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نیند نہیں آتی، کھانے پینے، بنگلہ، گاڑی، بچے سب سے مزہ نکل جاتا ہے۔کبھی خودکشی کی فکر ہوتی ہے۔ یہ سارے عذاب دنیا میں گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ یہ اثرات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے آتے ہیں۔
فرعون علیہ اللعنت سے جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوا تو حکومت، جائیداد، باغات، پیسوں کے باجود دنیا میں قحط سالی، مالوں کا نقصان،طوفان،ٹڈی،مینڈک،خون کے عذاب میں مبتلا ہوگیا۔ بالآخر دریا میں غرق ہوگیا یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اثر تھا۔اگر فرعون نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا ہوتا تو کیا ان عذابوں میں فرعون مبتلا ہوسکتا تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا تھا،موت تک کامیاب رہے،فرعون جیسے بادشاہ کے مقابلہ میں بھی۔

حضرت ھود علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم سے جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوئے تو ہوا کے ذریعے سے ساری قوم کو ہلاک کیا۔لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم نے لواطت کے عمل سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا تو آسمان سے پتھروں کی بارش ان پر شروع ہوئی اور زمین اوپر سے نیچے ہوگئی۔اس کے علاوہ بہت سے واقعات ہیں کہ جن قوموں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا،مختلف قسم کے عذابوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو مبتلا کیا، آج بھی یہی نظر آتا ہے کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا سب کچھ ہونے کے باوجود مصائب، پریشانیوں اور عذابوں میں مبتلا ہے۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا

وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ﴿۳۰﴾

یعنی: اورتم کو(اے گنہگارو) جوکچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے(پہنچتی ہے)اور بہت سےتو درگزر ہی کردیتا ہے۔

اے قادیانیو! تمہارے مسائل اورحوائج غلام احمد قادیانی کی نبوت ماننے سے حل نہیں ہوں گے بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائیں گےاورتمہارے مسائل اوربگڑ جائیں گے،دنیا بھی خراب ہوجائے گی۔دنیابنانے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ ان کواللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیاہےاوربہت سے قادیانی ایسے ہیں کہ ان کے پاس اتنی جائیدادنہیں جتنی مسلمانوں کے پاس ہے۔اگرقادیانی ہونے سے ملتاتو قادیانی سارے مالداراورامیر ہوتے اورمسلمان سارے کے سارے غریب ہوتے۔کیا دنیا کے روزگار کیلئے کوئی اورسبب نہیں ہے؟ کیاصرف اورصرف قادیانیت رہ گئی ہے؟

نوٹ: اے قادیانیو! دنیوی مقاصد کیلئے اللہ تعالیٰ کوناراض نہ کرنا۔ڈی سی اوکی ناراضگی سے ضلع میں رہنامشکل ہوتا ہے،وزیراعلیٰ کی ناراضگی سےصوبے میں رہنامشکل ہوتا ہے،صدراوروزیراعظم کی ناراضگی سے ملک میں رہنامشکل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دنیامیں رہنامشکل ہوگااور آخرت میں اس سے بھی زیادہ مشکل ہوگا اورجس شخص سے ڈی سی راضی ہو یا صدراوروزیراعظم راضی ہوتو وہ انسان اپنے آپ کو بہت بڑاسمجھتا ہے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا تو وہی انسان دنیااورآخرت میں بہت بڑاانسان ہوگا۔وہی انسان پوری دنیامیں خوش اورمطمئن ہوگا۔آج دنیا میں اللہ تعالیٰ کوراضی کیا جاسکتا ہےمگرموت کے بعدکچھ نہیں ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کودنیاوآخرت میں کامیابی والی زندگی نصیب کرےاورہمیں اپنی رضامندی سے معززاورمشرف بنادیں۔آمین اور اسکے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق کا مقابلہ کرنے والے آدمی کیلئے دنیا میں بہت خطرناک اعلان

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾" (سورۃ النحل : آیت 45 تا47)

یعنی: سو کیا نڈر ہو گئے وہ لوگ جو برے فریب کرتے ہیں اس سے کہ دھنسا دیوے اللہ ان کو زمین میں یا آ پہنچے ان پر عذاب جہاں سے خبر نہ رکھتے ہوں، یا پکڑے ان کو چلتے پھرتے سو وہ نہیں ہیں عاجز کرنے والے یا پکڑ لے ان کو ڈرانے کے بعد، سو تمہارا رب بڑا نرم ہے۔ مہربان۔

مقصد: اس آیت مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ دین حق کا مقابلہ کرنے والے انسان کو مطمئن نہیں ہونا چاہیے، ان چار قسم کے عذاب میں مبتلا ہونے سے۔ (1) دنیا میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (2) یا ان کو ایسی طرف سے عذاب آئے گا کہ انہیں پتہ بھی نہیں ہوگا جیسے باپ بیٹے کے درمیان جھگڑا، بھائی بھائی کے درمیان لڑائی جھگڑا، خاوند بیوی کے درمیان، افسر ملازم کے درمیان جھگڑے شروع ہوتے ہیں، پھر سب کچھ کے باوجود بجائے خوشی کے تلخی شروع ہوتی ہے اور بجائے پیار اور محبت کے مار پیٹ شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے یا چور ڈاکو راستے میں یا گھر دوکان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یا کسی جھگڑے کی وجہ سے قتل، جیل یا جرمانے کی مصیبت شروع ہوتی ہے یا حکومت کی طرف سے پکڑ ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ (3) یا اپنی زندگی میں چلتے پھرتے عذاب میں مبتلا ہوتا ہے جیسے ایک دم بیمار ہوتا ہے، بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے، شوگر ہوتی ہے، فالج، یرقان، کینسر وغیرہ

اوران عذابوں میں اللہ تعالیٰ سے جان نہیں چھڑا سکتا۔ (4) یا پہلے سے عذاب سے ڈرتا ہو کہ عذاب اس کو پکڑے گا مثلاً قحط سالی، یا بیماری آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے پھر بڑھتی رہتی ہے کہ اس کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ سارے عذاب دین حق کا مقابلہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔

نوٹ: یہ آیتیں اصل میں کفار کے بارے میں ہیں جو دین حق دین اسلام کو باطل کرنے کی بری بری تدبیریں کرتے ہیں۔ کبھی اس میں شبہات واعتراض نکالتے ہیں اور حق کا انکار کرتے ہیں یہاں تک کہ اس سے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ بناتے ہیں، جیسے قادیانی تحریک ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآنی دھمکیاں ہیں۔

اے قادیانیو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو برداشت کر سکتے ہو، موت کے بعد جہنم کی آگ برداشت کر سکتے ہو، دنیا اور آخرت میں شیطان علیہ اللعنة کی رہبری اور اس کے ساتھ دوستی اور اس کے ساتھی ہونا چاہتے ہو اور اس ساتھ کو اچھا سمجھتے ہو، غلط ماحول کی رہنمائی اس کی خواہشات پر چلنا تم اچھا سمجھتے ہو پھر تم جو کر رہے ہو کرتے رہو، دنیا میں بھی اور موت کے بعد بھی تم کو پتہ چل جائے گا۔ مسلمانوں کی باتیں تمہیں اس وقت یاد آئیں گی۔

آج اللہ تعالیٰ نے تم کو جو انعامات دیئے ہیں، آنکھ، کان، زبان، صحت وغیرہ کسی اور نے نہیں دیئے اور نہ ہی دے سکتا ہے۔ یہ ایسے انعامات ہیں کہ صرف آنکھ، کان یا زبان کے بدلے میں اگر کروڑوں روپے تم کو معاوضہ ملے پھر بھی اس کیلئے کوئی تیار نہیں ہے۔ تم ایسے بڑے محسن حقیقی کو چھوڑ کر غیر کی طرف رجوع کرتے ہو اس کے باوجود کہ غیر خود پریشانیوں، احتیاجوں میں غرق ہے، تمہارا کیا بنا سکتا ہے۔ ابھی اور آج توبہ کرنی چاہیے، موت کے بعد ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا۔ حسرت اور رونے سے اس دن کیا فائدہ ملے گا؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دنیا میں موت سے پہلے سمجھ اور ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔ اس کیلئے بھی جس نے آمین کہا۔

عبرت کی بات

انہی آیتوں سے مسلمانوں کو بھی عبرت لینی چاہیے کہ اپنی برائیوں، نافرمانیوں، نماز چھوڑنے، بے دینی، بدعملی کی وجہ سے ایسے مصائب ہم بھی محسوس کرتے ہیں، اگرچہ کہ مسلمانوں کے مصائب سے مسلمانوں کو گناہوں سے صفائی ملتی ہے اور کفار کے مصائب تعذیب کے لئے آتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء اللہ کے مصائب رفع درجات کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا قرب اور دوستی نصیب کرے اور معافی نصیب کرے اور برائیوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرماویں۔ قادیانیت، برے عقائد اور برائیوں سے اور قادیانی نوازوں کو قادیانیوں کے تعاون اور دوستی سے نجات عطا فرماویں۔ ہم اپنی برائیوں کا جواب نہیں دے سکتے تو قادیانیوں کے ساتھ تعاون کا کیا جواب دے سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو ایمان نصیب کرے اور صحیح عقائد والا بنادے اور غلط عقائد سے حفاظت فرماویں اور اپنے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق بنادیں۔ وہ قادیانی جس کے مقدر میں ایمان نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ایسے سخت عذاب میں مبتلا کردے کہ لوگوں کو عبرت مل جائے کہ قادیانیت کا نام بھی نہ لیں اور لوگ اس سے نفرت کریں اور مسلمان اس کے شر سے بچ جائیں۔ آمین، برحمتک یا ارحم الراحمین.

اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے لوگو! اگر تم کہتے ہو کہ نفس امارہ (سرکش) جو ہر انسان میں موجود ہے اور شیطان علیہ اللعنۃ نے جو کھلم کھلا دشمن ہے نے ہمیں ایسی برائیوں میں مبتلا کیا ہے کہ ان دونوں نے ہماری دنیا و آخرت کو خسارے والا بنادیا ہے، تو ان دونوں سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ کسی پیر کامل سے بیعت کرلو اور اس کی ہدایت کے مطابق مختصر سا اللہ اللہ کا ذکر

کرو، نفس اور شیطان کی چالوں سے بچ جاؤ گے، میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں، تم تجربہ کر لو، اسی طرح پاؤ گے، انشاء اللہ۔ وہاں نہیں جا سکتے تو فون پر بھی بیعت کر سکتے ہو۔

ہمارے دو دشمن ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (1) نفس امارہ (2) شیطان علیہ اللعنۃ

نفس امارہ اور شیطان علیہ اللعنۃ کے درمیان چار فرق ہیں۔

1۔ نفس اندرونی دشمن ہے اور شیطان باہر کا دشمن ہے۔ 2۔ نفس قوی دشمن ہے اور شیطان ضعیف دشمن ہے۔ نفس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ'' یعنی: نفس تو (ہر ایک کا) بُری بات ہی بتلاتا ہے۔ اور شیطان کے بارے میں اللہ نے فرمایا ''اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا'' یعنی بیشک شیطان کا فریب سست ہے۔ 3۔ نفس ضدی دشمن ہے اور شیطان چالاک دشمن ہے۔ 4۔ نفس مسلمان اور مطمئنہ ہو سکتا ہے اور شیطان مسلمان نہیں ہو سکتا۔

اصول یہ ہے: کہ شیطان باہر کا اور ضعیف دشمن ہے۔ انسان کو اس وقت برائیوں میں مبتلا کر سکتا ہے جب نفس جو اندرونی اور قوی دشمن ہے اس کو سہارا دے اور تعاون کرے کیونکہ باہر کا دشمن کیا کر سکتا ہے جب تک اندرون کا تعاون نہ ہو؟ ضعیف کیا کر سکتا ہے جب قوی کا سہارا اور نصرت نہ ہو؟

حکمت کی بات یہ ہے

انسان نے جب نفس کو مسلمان اور مطمئنہ بنا دیا تو شیطان کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ جب اندرونی اور قوی دشمن مسلمان اور مطمئنہ بن گیا تو باہر والا ضعیف دشمن کیا کر سکتا ہے؟ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نفس مطمئنہ تھا اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس گلی سے جاتے تھے شیطان اس گلی سے نہیں آتا تھا کیونکہ شیطان باہر والا ضعیف تھا اندرون اور قوی کا سہارا اور تعاون ساتھ نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کیا کر سکتا تھا؟

سوال: نفس امارہ کو مسلمان اور مطمئنہ کس طرح بنایا جا سکتا ہے تاکہ شیطان سے تعاون نہ کرے۔

جواب: قرآن پاک کی ہدایات میں اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پیر کامل جو شریعت

کے مطابق ہو اور اس سے دل کا لگاؤ ہو اس سے بیعت کر لیں۔ بیعت کے بعد جو ذکر اس نے بتایا اس کی ہدایات کے مطابق کرنا ہے۔ ہر نماز کے بعد پانچ دس منٹ کونسا مشکل کام ہے؟ جتنا ہو سکے ذکر کرنا چاہیے۔اسی ذکر اور مرشد کی صحبت سے نفس کا تزکیہ ہو گا۔نفس امارہ (سرکش) سے نفس لوامہ (گناہ پر ملامت کرنے والا) بن جائے گا اور زیادہ ذکر کرنے سے مطمئنہ (تابعدار مسلمان) بن جائے گا۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ'' دوسری جگہ فرمایا ''وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ'' اور تیسری جگہ فرمایا ''یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ'' نفس امارہ زیادہ سرکش ہے۔نفس لوامہ تھوڑا سا بہتر ہے۔آدمی سے گناہ کرواتا ہے پھر ملامت کرتا ہے۔نفس مطمئنہ سو فیصد تابعدار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نفس مطمئنہ کو قرآن پاک میں سورہ فجر میں خوشخبری سناتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آجاؤ، آپ اللہ تعالیٰ سے راضی اور اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہیں، نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کرے۔ آمین۔

نوٹ: مرشد کامل سے بیعت کے بعد ذکر کرنے سے انسان کا نفس مطمئنہ بن جائے گا پھر شیطان علیہ اللعنۃ اکیلا رہ جائے گا۔باہر والا ضعیف دشمن کیا کر سکتا ہے جب نفس جو اندرونی اور قوی دشمن ہے، شیطان کا معاون نہ ہو گا۔ بیعت کے بارے میں اگر تفصیل سے جاننا چاہتے ہو تو بندہ محبّ اللہ کے رسائل ''اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ'' اور ''دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا'' کا مطالعہ کریں۔ دونوں مختصر ہیں لیکن تصوف کے بارے میں ان میں اچھی خاصی معلومات ہیں۔یہ دونوں رسائل **www.muhibullah.com** پر موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی دوستی میں قبول کرے اور اپنی ناراضگی سے بچا دیں اور مرشد کامل کی نگرانی میں کثرت سے ذکر کرنے والے بنا دیں۔آمین بحرمة فخر الاولین والآخرین خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ فی اول کلامنا اوسطہ وآخرہ

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔(2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔(3) رزق کی تنگی ہونا۔(4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔(5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔(6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔(7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔(8) غصہ کا غلبہ ہونا۔(9) ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔(10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔(11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔(12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔(13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔(14) دین میں سکون ونورانیت نہ ہونا۔(15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خود کشی کی طرف طبیعت مائل ہونا...... وغیرہ وغیرہ۔اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ○

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے''

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ ننانوے آفات کے لئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ202)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

کردیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ202)

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے(مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر201)۔گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

(4)حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں،ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ایک تقویٰ اختیار کرو۔دوسرا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○کثرت سے(500مرتبہ) پڑھا کرو۔انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○کثرت کے ساتھ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہوگئیں۔(معارف القرآن صفحہ488جلد8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کرلیا۔آج لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○پڑھنے کے لئے41 دن تک24 گھنٹوں میں سے20،30 منٹ فارغ کرلیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔41دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

(الاحزاب: آیت 41) یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النسآء: آیت 142) یعنی منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔

پڑھنے کا طریقہ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ○ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کے لئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو کسی پیر کامل سے بیعت کر کے اس کی اجازت سے اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) محبّ اللہ عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے اجازت اور مشورہ کے لئے موبائل فون نمبر **0302-3807299** یا **0333-3807299** پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساری دنیا کے امیر کی تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah

Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعة العلوم الاسلامية

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۷۴۸۰۰ - باکستان

Ref. No. ____________ Date. ____________

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اللہ تعالیٰ کے سادہ لوح بندوں کو قادیانیوں کے جال سے بچانے اور نکالنے کیلئے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علمائے دین بھی مختلف انداز میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش الحمدللہ فرمارہے ہیں، اسی سلسلے کی ایک کڑی **''دعوت نامہ''** کے عنوان سے یہ مختصر کتابچہ بھی ہے، جسے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ کے ایک خلیفہ مولانا محبّ اللہ صاحب مدظلہ نے ترتیب دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعوت نامہ کو ثمرآور بنانے اور قادیانیوں کو اس دعوتِ دین پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے، آمین!

والسلام

(مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 4913570 - 4912683 - 4915966 - 4123366 - 4121152
Fax: (0092-21) - 4919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

جس کسی نے اس کتابچے کو پڑھنے سے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی تو اُسے دوسرے لوگوں کو غور سے پڑھنے کی دعوت دینی چاہیئے۔ اگر کسی کو یہ کتابچہ چھپوانے کا شوق ہے تو بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ سے مشورہ کر کے چھپوا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے

ملنے کا پتہ: (حضرت مولانا) محبّ اللہ عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

ناظم مدرسہ حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب دامت برکاتہم موبائل: 0315-8000270

WWW.MUHIBULLAH.COM

خانقاہ ومدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کی ویب سائٹ کا نام www.muhibullah.com ہے۔ اس ویب سائٹ پر حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب مدظلہ کے مضامین اور بیانات ہیں۔ سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج نہایت مفید اور عوام میں بے حد مقبول ہے۔ دعاء حضور القلب، دس اعمال، دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا، دس تاثرات، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ، فتنہ مماتی اور فتنہ این جی اوز جیسے معلوماتی مضامین سے لوگ پوری دنیا میں استفادہ کر رہے ہیں۔

اس سائٹ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیسیوں کتب دستیاب ہیں۔ مکتوبات مجددیہ اور مکتوبات معصومیہ اردو اور فارسی میں دستیاب ہیں۔ ذکر اللہ پر خوبصورت مضامین، آپکے مسائل اور انکا حل، عملیات اور وظائف سے ہر خاص و عام استفادہ کر سکتا ہے۔ اس سائٹ پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے سینکڑوں اصلاحی بیانات سنے جا سکتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختلف مصنفین کی 300 کتابیں، 300 رسالے، 500 مضامین اور بڑے حضرات کے سینکڑوں بیانات شامل کیئے گئے ہیں۔ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے، فتنہ قادیانیت پر تبصرے اور فتنوں کے متعلق بیش بہا معلومات اس سائٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ قادیانیوں کیلئے دعوت نامہ جس میں قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت، قادیانی نوازوں کو تعاون سے توبہ کی دعوت اور تمام مسلمانون کو قادیانیت سے بچانے کی دعوت جیسا اہم رسالہ شامل ہے۔ انٹرنیٹ سے منسلک لوگوں سے درخواست ہے کہ خود بھی استفادہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی استفادہ کی دعوت دیں۔ اللہ پاک توفیق عطا فرما کر قبولیت اور رضامندی نصیب فرماوے۔ آمین

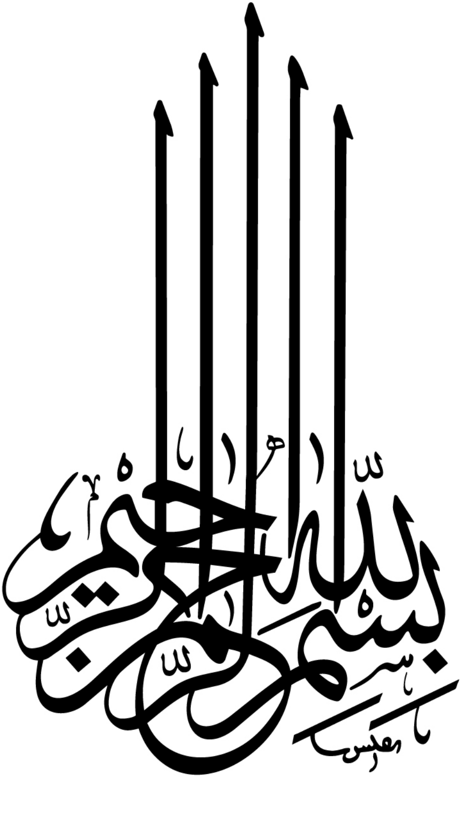
بسم الله الرحمن الرحيم

دعوت نامہ

قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت

قادیانی نوازوں کو قادیانیوں کے ساتھ تعاون سے توبہ کی دعوت

عام مسلمانوں کو قادیانیت اور دین کی خلاف ورزی سے بچانے کی دعوت

مع

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

ملنے کا پتہ: (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

دعوت نامہ

قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت

مع

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت
حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ
کے خلیفۂ مجاز
پیر طریقت
حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ
(خادم) خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)
موبائل: 0302-3807299 0333-3807299
WWW.MUHIBULLAH.COM

دعوت نامہ

قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت

قادیانی نوازوں کو قادیانیوں کے ساتھ تعاون سے توبہ کی دعوت

عام مسلمانوں کو قادیانیت اور دین کی خلاف ورزی سے بچانے کی دعوت